www.KitaboSunnat.com

مشاہیر قراء کرام کا تذکرہ

اس سلسلہ کا ایک تفصیلی مضمون اسی سے قبل ماہنامہ رُشد قراءات نمبر دوم میں صفحہ ۶۷۶ تا صفحہ ۷۵۵ پر شائع ہو چکا ہے جس میں تمام میادین علم کی علمی شخصیات کی علم تجوید وقراءات کے ساتھ وابستگی کے حوالے سے ایک تحقیقی رپورٹ شائع کی گئی تھی۔ زیر نظر مضمون اگرچہ انتہائی مختصر ہے لیکن اس میں صرف متعدد علوم کے صرف معروف علماء کے علم قراءات سے تعلق پر بحث کی گئی ہے، نیز ان کے حالات زندگی سے بھی بالاختصار پردہ اُٹھایا گیا ہے۔

صاحبِ مضمون شیخ القراء قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ نے یہ تحریر ادارۂ رُشد کی فرمائش پر قراءات نمبر سوم کیلئے خاص طور پر ترتیب دی ہے۔ آپ کا تعلق ادارہ کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور سے دوطرح قائم ہے۔ اولاً یوں کہ سرپرست ماہنامہ رُشد کے ساتھ مل کر کلیۃ القرآن کی بنیاد رکھنے اور اس کے فروغ کا باعث بننے والے جناب شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میرمحمدی حفظہ اللہ آپ کے خاص شاگرد ہیں۔ ثانیاً خود قاری صاحب حفظہ اللہ آج کل کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور کے اعزازی رئیس ہیں۔ بہرحال ہم قاری صاحب ممدوح کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے قیمتی مصروفیات سے ٹائم نکال کر یہ مضمون ہمیں ارسال فرمایا۔ [ادارہ]

اِسلام کی آفاقی تعلیمات ہم تک پہنچنے کا ذریعہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنھوں نے خیر قرون میں اَپنے سینوں میں قرآن وسنت کو محفوظ کیا اور زمانے کے حوادث سے بچا کر سو فیصد خالص شکل میں ہم تک پہنچا دیا۔ ان میں سے جن نفوسِ قدسیہ کے ذریعے قرآن کریم کے حروف وقراءات ہم تک پہنچے ہیں ان کو تاریخ نے قراء کا نام دیا ہے جن میں سب سے جلیل القدر شخصیات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہیں، جن کی صفات وخصائل سے کتب بھری پڑی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد مرورِ زمانہ کے ساتھ جن لوگوں نے یہ ذمہ داری نبھائی یقیناً وہ بھی اِس لائق ہیں کہ اُن کے فضائل ومناقب کو جمع کیا جائے اور خوبصورت اَلفاظ میں اُن کا ذکر خیر کیا جائے۔ انہی میں سے چند وہ اَشخاص جن کی خدمات کسی طرح بھی فراموش نہیں کی جاسکتیں ہم اُن کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

اَبوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ

اَبوعبید قاسم بن سلام الخراسانی الانصاری البغدادی رحمہ اللہ صاحبِ تصانیفِ کثیرۃ ہیں ان کی کتب فقہ، لغت اور شعر میں بھی ہیں لیکن آپ فنِ قراءات بالخصوص رسم قرآن اور اَوقاف کے اِمام مانے جاتے ہیں۔

- علامہ ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ فرماتیہیں:

’’آپ نے علم قراءات، اِمام کسائی، شجاع بن اَبی نصر، اِسماعیل بن جعفر اور حجاج بن محمد سے عرضاً وسماعاً حاصل کیا ہے۔

☆ مدیر جامعہ عزیزیہ، ساہیوال، اعزازی رئیس کلیۃ القرآن، جامعہ ہذا، اہلحدیث مکتبہ فکر میں علم تجوید وقراءات کے بانی اُستاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ سے بے شمار مخلوق نے قراءات کو نقل کیا ہے۔''

◉ امام دانی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

''آپ اپنے زمانے میں جمیع علوم کے جامع مانے جاتے تھے۔ آپ ثقہ اور عامل بالسنۃ مشہور تھے۔ محدثین میں سے بڑے بڑے علماء آپ کے شاگرد تھے مثلاً امام ابومحمد الدارمی رحمہ اللہ، ابوبکر بن اَبی الدنیا رحمہ اللہ، محمد بن یحییٰ المروزی رحمہ اللہ اور احمد بن یحییٰ البلاذری رحمہ اللہ وغیرہم۔ آپ مقلد نہیں بلکہ ایک مجتہد اِمام تھے اور اِمام اللغۃ بھی مانے جاتے تھے۔''

◉ اِمام اَحمد بن سلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے اِسحق بن راہویہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ امام ابوعبید قاسم بن سلام مجھ سے بڑے فقیہ اور عالم ہیں۔''

◉ امام حسن بن سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے اسحق بن راہویہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم اَبوعبید قاسم بن سلام کے محتاج ہیں وہ کسی کے محتاج نہیں ہیں۔''

◉ اِمام عباس کہتے ہیں:

''میں نے اَحمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ اَبوعبید قاسم بن سلام ایسا شخص ہے جو ہر روز ہم سے بھلائی میں بڑھ جاتا ہے۔''

◉ شیخ عبداللہ بن طاہر فرماتے ہیں:

اِسلام میں چار بڑے اِمام ہیں:

① عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ② اِمام شعبی رحمہ اللہ ③ قاسم رحمہ اللہ ④ اَبوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ

یہ چاروں حضرات اَپنے اَپنے زمانے کے نابغۂ روزگار شخصیتیں تھیں۔

اِمام ابن الانباری فرماتے ہیں:

''اِمام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ رات کے تین حصے کرتے تھے۔ ایک حصہ سونے، ایک تصنیف وتالیف میں مشغول رہتے اور آخری حصہ نوافل وتسبیحات میں صرف کرتے۔ آپ رحمہ اللہ کے بے شمار مناقب ہیں۔''

۲۲۴ھ کو مکہ مکرمہ میں آپ نے وفات پائی۔ رحمة الله عليه رحمة واسعة

اِمام ابن جریر طبری رحمہ اللہ

آپ کا اِسم گرامی ابوجعفر محمد بن جبیر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری ہے۔ آپ نے ۲۲۴ھ کو آمل طبرستان میں پیدا ہوئے۔ یہ وہی سال ہے جس سال اِمام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ اِس دنیا فانی میں لیل ونہار بسر کرکے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے یعنی ایک اِمام کبیر روز وشب کی قید سے آزاد اور دوسرا قید ہو جاتا ہے۔

آپ کی طبیعت میں جب حصولِ علم کی رغبت پیدا ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۲۰ سال تھی یعنی عین جوانی کے اَیام میں علم حاصل کرنا شروع کیا۔ لہٰذا آپ نے سب سے پہلے اِسلامی دستور کے موافق قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی آپ کے پہلے شیخ سلیمان بن عبدالرحمٰن الطلحی ہیں۔ اِمام نافع رحمہ اللہ کی قراءت آپ نے الشیخ یونس بن عبدالاعلی سے پڑھی۔ آپ نے علم حدیث اِمام ابن ابی الشوارب، اِمام اسحاق بن اسرائیل، الشیخ اسماعیل بن موسیٰ الفراری اور الشیخ اَحمد بن منیع سے حاصل کیا۔

◉ ابن عساکر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''آپ نے قرآن کریم کی مزید تعلیم بیروت میں الشیخ عباس بن ولید سے حاصل کی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ ابوبکر الخطیب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’آپ علمی شخصیتوں کے درمیان امام مانے جاتے تھے۔آپ کا فتویٰ چلتا تھا۔علماء آپ کی رائے کی قدر کرتے تھے کیونکہ آپ علمی لحاظ سے بہت بلند مقام رکھتے تھے،اپنے ہم عصروں میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔آپ قرآنِ کریم کے حافظ،فنِ قراءات کے ماہر،شرعی علوم کے فقیہ اور تفسیر قرآن میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔علم حدیث میں آپ کو یدطولیٰ حاصل تھا۔علم الرجال کے ماہر اور ضعیف وصحیح کو جانتے تھے۔بالخصوص اَقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعینِ عظام رحمہم اللہ سے آپ خوف واقف تھے۔آپ نے ہر فن میں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔‘‘

◉ الشیخ ابومحمد الفرعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’آپ کے تلامذہ کی ایک بہت بڑی جماعت ہے آپ نے بے شمار کتب تصنیف فرمائی ہیں۔کہتے ہیں کہ آپ کی تصنیفات کو پوری زندگی کے ایام پر تقسیم کیا جائے تو روزانہ کے چودہ ورق بنتے ہیں،یہ بہت قلیل اندازہ ہے۔‘‘

الشیخ ابوحامد الأسفرائینی رحمہ اللہ جوفقہ شافعی کے بہت بڑے امام مانے جاتے ہیں،کہتے ہیں:

’’اگر آدمی پوری دنیا کا چکر لگائے تو جس جس جگہ بھی جائے گا اُسے ابن جریر رحمہ اللہ کی تفسیر قرآن مل جائے گی۔‘‘

[ماخوذ از معرفة القراء:۲۱۲]

آپ نے ماہ شوال ۳۱۰ھ بغداد میں وفات پائی۔إنا للہ وإنا إلیه راجعون۔

اِمام ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی الاندلسی رحمہ اللہ

آپ کا مکمل اِسم گرامی اَبومحمد مکی بن اَبی طالب بن حموش بن محمد بن مختار القیسی المغر بی القیر وانی القرطبی الاندلسی۔

آپ ۳۳۵ھ میں اُندلس کے مشہور شہر قیروان میں پیدا ہوئے۔آپ نے علم قراءات اَبی طیب ابن غلبون رحمہ اللہ، ابن طاہر وابی عبداللہ عبدالعزیز رحمہ اللہ سے حاصل کیا۔نیز علی بن محمد الادفوری رحمہ اللہ سے بھی سماع کیا ہے۔

آپ کے زمیل ابوعمر احمد بن مہدی المقری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’علامہ مکی بن ابی طالب رحمہ اللہ علم قراءات اور علوم عربیہ کے متبحر عالم تھے آپ بے پناہ ذہین،اعلیٰ اَخلاق کے پیکر، معاملہ فہم اور دین میں اِنتہائی پختہ تھے۔آپ اعلیٰ اَدا کے مالک مجود عالم تھے۔تیرہ سال کی عمر میں آپ نے مصر کا سفر کیا وہاں حفظِ قرآن کی تکمیل کی اور بعد اَزاں ابن غلبون طاہر رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے علم قراءت کی تکمیل کی۔ پھر قیروان واپس تشریف لائے اور یہاں دیگر علوم حاصل کئے۔

۳۸۲ھ میں پہلا اور ۳۸۷ھ میں دوسرا حج کیا۔اِسی دوران مکہ مکرمہ میں الشیخ اَحمد بن فراس رحمہ اللہ وابی القاسم عبید اللہ بن السقطی رحمہ اللہ سے سماع کیا۔جب حج سے واپس تشریف لائے تو جامع قرطبہ میں مسند تدریس پر رونق اَفروز ہوئے۔ آپ سے خلق کثیر نے علم قراءات اور دیگر علوم میں اِستفادہ کیا۔آپ کو اللہ نے وہ شہرت عطا کی کہ ہر خاص و عام آپ کا اِحترام کرتا تھا،ایک امیر شخص دورانِ خطبہ مذاق کیا کرتا تھا آپ نے اُسے بددعا دی تو قرطبہ کا فقیر ترین شخص ہوگیا۔

آپ کے زُملاء میں سے معروف ترین لوگ یہ ہیں۔اَصبغ بن راشدین ،اَصبغ اللخمی،الشیخ علی اَبی زید القابسی،الشیخ اَبی الحسن القابسی اور اَبوالعباس المہدوی مذکورہ چاروں حضرات بھی علم قراءات اور ادب میں یکتائے روزگار تھے۔

آپ نے شیخ اَبی الحسن القابسی رحمہ اللہ سے علم قراءات اور علم حدیث میں اِستفادہ بھی کیا ہے ان کے علاوہ فقہ مالکی کے مشہور اِمام ابومحمد بن ابی زید رحمہ اللہ سے فقہ کی تعلیم لی۔‘‘

◉ اِمام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''علوم قرآن میں آپ کے عصر میں آپ سے بڑھ کر کوئی عالم نہ تھا اور آپ سید اہل عصرہ کے لقب سے مشہور تھے۔''

آپ نے مذکورہ شیوخ کے علاوہ دیگر حضرات سے بھی اِستفادہ کیا ہے جس میں ابوجعفر النحاس رحمہ اللہ، شیخ مظفر بن اَحمد بن حمدان رحمہ اللہ، شیخ اَحمد بن ابراہیم رحمہ اللہ اور شیخ سعید بن السکن رحمہ اللہ شامل ہیں۔ امام دانی رحمہ اللہ شیخ سعید بن السکن کے بارے میں فرماتے ہیں: '' آپ قراء ت ِنافع میں ورش کے لیے اِمالہ میں منفرد تھے۔ نیز آپ نے شیخ عبدالمنعم بن عبیداللہ بن غلبون، اِبراہیم بن عبدالرزاق، شیخ اِبراہیم بن محمد، شیخ ابن خالویہ اور محمد بن جعفر الفریابی رحمہم اللہ نے بھی اِستفادہ کیا ہے۔

اِسی طرح آپ مکہ کے پڑوس میں ایک عرصہ تک ٹھہرے رہے تاکہ شیوخِ حرم سے بھی اِستفادہ کرسکیں، اسی دوران شیخ حرم ابوالحسن احمد بن ابراہیم القبقسی سے سند اہل حجاز حاصل کی۔ نیز مکہ میں قیام کے دوران الشیخ اَبوذر عبداللہ بن احمد الھروی رحمہم اللہ سے بھی تحصیل علم کیا۔

آپ اِس قدر اعلیٰ اَخلاق کے مالک تھے کہ بہت سارے علماء نے آپ کے بارے میں تعریفی کلمات لکھے ہیں۔ شیخ ابوحیان الاندلسی رحمہ اللہ اور آپ کے زمیل خاص ابن شق اللیل نے آپ کی مدح میں عجیب وغریب اَشعار کہے ہیں۔

اِمام ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ

آپ کا اِسم مبارک اَبوعمرو سعید بن عثمان الدانی الاموی القرطبی الاندلسی ہے۔ آپ کو ابن صیرفی کی کنیت سے بھی جانا جاتا ہے لیکن ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ زیادہ معروف ہے۔ آپ ۳۷۲ھ کو پیدا ہوئے اور باقاعدہ تعلیم ۳۸۶ھ سے شروع کی۔ تحصیل علم کے سلسلہ میں آپ نے پہلا سفر قیروان کی طرف کیا یہاں آپ چار ماہ تک ٹھہرے اور مختلف شیوخ سے اِستفادہ کیا۔ ماہ شوال ۳۸۷ھ میں مصر تشریف لے گئے اور ایک سال یہاں سکونت علمی اِختیار کی، اور ذیعقد ۳۸۹ھ واپس اُندلس تشریف لائے۔ ۴۰۳ھ میں شہر ثغر تشریف لے گئے وہاں محلّہ سرقسطہ میں سات سال تک قیام فرمایا وہاں آپ نے علم قراءات اور دیگر علوم کی تدریس کی اور ہر خاص وعام نے آپ سے فائدہ اٹھایا۔

سات سال بعد آپ پھر دوبارہ قرطبہ لوٹے اور قصبہ دانیہ میں مستقل سکونت اختیار فرمالی آپ نے یہاں رہ کر سترہ سال تک علوم قرآن کی شمع کو فروزاں رکھا اور سینکڑوں شائقینِ قرآن نے علمی پیاس بجھائی۔

آپ نے علم قراءات الشیخ عبدالعزیز جعفر خواستی الفارسی، شیخ خلف بن اِبراہیم بن خاقان، الشیخ ابی الفتح فارس بن احمد، شیخ ابی الحسن طاہر بن غلبون رحمہم اللہ سے حاصل کیں۔ ابن مجاہد رحمہ اللہ کی کتاب السبعہ کا سماع ابومسلم محمد بن احمد الکاتب رحمہ اللہ سے کیا، نیز علم حدیث کا سماع الشیخ احمد بن فراس العبقسی رحمہ اللہ عبدالرحمٰن بن عثمان الزاھد رحمہ اللہ اور شیخ ابی مسلم رحمہ اللہ سے کیا۔

آپ کے معروف تلامذہ میں سے، الشیخ ابوبکر بن الفصیح، ابوالدرداء مفترح، ابوالحسین یحیٰ بن ابی زید وابوبکر محمد بن المفترح، ابوالحسن علی بن عبدالرحمٰن بن الاش، ابوداؤد سلیمان بن نجاح، ابوعبداللہ محمد بن مزاحم، ابوعلی الحسن بن علی بن مبشر، ابوالقاسم خلف بن ابراہیم اور ابواسحاق ابراہیم بن علی رحمہم اللہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ خلقِ کثیر نے آپ سے فیض پایا ہے۔

- ابن بشکوال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ علم قراءات کے اِماموں میں سے ایک بہت بڑے اِمام تھے آپ تفسیر، حدیث، معانی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِعراب وغیرہم کے ماہر تھے اور بلا کے ضابط تھے آپ کی کتب کی بہت لمبی فہرست ہے۔''

- علامہ مقامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ مالکی المذہب تھے اور مجیب الدعوات اِنسان تھے۔ آپ کی مشہور تالیفات میں سے جامع البیان فی القراءات السبع، التسیر في القراءات السبعه، المقنع في الرسم القرآني، المکتفیٰ في الوقف والإبتداء، کتاب الإقتصار في القراءات السبع، المحکم في نقط المصاحف، التحدید في علم التجوید شامل ہیں۔علم قراءات میں عالی السند ہونا بہت بڑے اِعزاز کی بات ہے۔ آپ بھی عالی السند ہیں موجودہ دور میں شاید ہی کوئی اَیسی سند ہو جس میں آپ کا واسطہ نہ ہو۔

آپ دانیہ میں یوم الاثنین نصف شوال ۴۴۴ھ کو اللہ کی ملاقات کیلئے سدھار گئے۔

اِمام شاطبی رحمہ اللہ

آپ کا اِسم گرامی اَبومحمد قاسم بن خلف بن اَحمد الرعینی الشاطبی الاندلسی الشافعی ہے۔

۵۳۸ھ کے آواخر میں آپ اپنے آبائی شہر الشاطبہ میں پیدا ہوئے۔یہی پر الشیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی لعاص النفزی رحمہ اللہ سے قراءات پڑھیں اور خوب حفظ کیا۔

بعد اَزاں بلنسہ جو شاطبہ کے قریب ہی واقع تھا تشریف لے گئے وہاں الشیخ اَبی الحسن بن ہذیل، اَبی الحسن بن نعمہ، ابی عبداللہ بن سعادۃ، ابی محمد عاشر بن محمد، ابی عبداللہ بن عبدالرحیم، علیم بن عبدالعزیز اور ابی عبداللہ بن حمید رحمہم اللہ سے علم قراءات اور علم حدیث پڑھا۔

اس کے بعد آپ سفرِ حج کے لیے روانہ ہوئے تو مصر کے شہر اَسکندریہ میں شیخ اَبوطاہر السّلفی سے ملاقات ہوئی آپ نے اُن سے سماعِ حدیث فرمایا۔ حج سے واپسی پر جب آپ مصر پہنچے تو شائقین علوم قرآن و حدیث میں آپ کی آمد کی اِطلاع پھیل گئی لہٰذا مصر کے اَطراف و اَکناف سے طالبانِ علوم نبوت جوق در جوق حاضر ہوئے۔اس بات کا جب حاکم شہر قاضی فاضل کو پتہ چلا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو مدرسہ فاضلیۃ کا شیخ مقرر کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے قبول فرمائی۔ اسی زمانہ میں آپ نے اَپنے مشہورِ زمانہ کتاب قصیدة الشاطبیة تحریر فرمائی۔ جب فصحاء بلغاء نے اُسے دیکھا تو اس جیسی پرمغز اور لطیف کلام دیکھ کر محو حیرت ہوگئے۔

شیخ ابوالحسن بن فیرہ، ابوموسیٰ عیسیٰ بن یوسف المقدسی اور شیخ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن سعید رحمہ اللہ آپ کے حافظہ کے عجیب وغریب قصے بیان کرتے ہیں اور علماء آپ کو آیة من ایات الله مانتے ہیں۔

- ابن صلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ ایک صالح، متقی معروف اور مقری کبیر تھے آپ نے بہترین قصیدہ لکھا ہے۔ آپ کے وقت میں مصر میں کوئی اَیسا شخص نہیں تھا جو آپ سے زیادہ فنون میں ماہر ہو۔''

- ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جب آپ پر بخاری اور مؤطا پڑھی جاتی تو آپ اپنے حافظہ سے اس کی تصحیح کرواتے۔''

[معرفة القراء الکبار: ۱۱۱۴/۳]

امام شاطبی رحمہ اللہ نے چار مختلف علوم میں قصائد تحریر فرماتے ہیں جو اَپنی مثال آپ ہیں۔ یہ اَصل میں دیگر کتب کو نظم کیا گیا ہے مثلاً قصیدہ شاطبیہ یہ اِمام دانی رحمہ اللہ کی کتاب التیسر کی نظم ہے عقیلہ یہ المقنع کی نظم ہے۔ اسی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اِمام دانی رحمہ اللہ کی کتاب البیان فی عدآی القرآن کو بھی ناظمة الزهر کے نام سے نظم فرمایا ہے۔ نیز ابن عبدالبر رحمہ اللہ کی کتاب التمہید کو قصیدہ دالیہ میں نظم فرما دیا ہے۔

آپ رحمہ اللہ کے مشہور تلامذہ میں سے اِمام ابوالحسن علی بن محمد السخاوی، ابوعبداللہ محمد بن عمر الکروی، عیسیٰ بن یوسف بن اسماعیل المقدسی، ابوعمرو عثمان بن عمر بن الحاجب، عبداللہ بن محمد بن عبدالوارث رحمہم اللہ شامل ہیں

آپ رحمہ اللہ کو حرمین کے بعد بیت المقدس کی زیارت کا بہت اِشتیاق تھا اور اس کی آپ دعا بھی کیا کرتے تھے۔ جب سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس کو فتح کیا تو آپ وہاں تشریف لے گئے رمضان وہاں گزارا اِعتکاف فرمایا بعد اَز زیارت دوبارہ مصر تشریف لائے اور درس وتدریس میں مشغول ہوگئے لیکن رفیق الاعلیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا اور آپ نے ۵۹۰ھ کو اپنی جان جاں آفرین کے سپرد کردی۔ رحمة الله عليه رحمةً واسعةً۔

اِمام ذہبی رحمہ اللہ

آپ کا نام شمس الدین ابی عبدالرحمٰن محمد بن اَحمد بن عثمان بن الذہبی الدمشقی الشافعی ہے۔

آپ ۶۷۳ھ کو دمشق شام میں پیدا ہوئے یہاں آپ کے دادا نورالدین زنگی کے دور میں آئے تھے اور پھر یہاں ہی کے ہوکر رہ گئے۔

آپ کو اللہ رب العزّت نے اِتنا علم عطا فرمایا کہ ہم عصروں میں سے کوئی بھی آپ کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکا۔ اللہ رب العزّت نے ذکاء فہم اور ضبط اس قدر وافر عطا کیا تھا کہ معاصرین میں سے کسی کو اس قدر نہیں ملا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وُسعتِ فہم سے بحر العلوم بنا دیا تھا اس وجہ سے آپ شیخ العلم حامل لواء العلم اور حافظ الحدیث مشہور ہوئے۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کے لیے بے پناہ محبت تھی طلباء آپ کی مجالس میں ذوق وشوق سے شامل ہوتے اور عوام الناس آپ کی مجالس کو اعلیٰ اَخلاق اور محبت کا گنجینہ سمجھتے تھے اور گفتگو اس قدر پُر اثر ہوگی کہ جی چاہتا سنتے ہی جائیں۔

اِمام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی باقاعدہ تعلیم کا آغاز بہت بڑے اَدیب علاء الدین علی بن محمد الحلبی المعروف البصیص رحمہ اللہ سے کیا یہ بہت بڑے خطاط تھے اور بچوں کے بہترین معلم کے طور پر مشہور تھے۔ ان سے بنیادی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حفظِ قرآن کے لیے مسعود بن عبداللہ الاعازازی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے قرآن حفظ کرنے کے بعد چالیس مرتبہ قرآن کریم مکمل سنایا۔

مزید علومِ دینہ کے حصول کے لیے دیگر شیوخ کے حلقات کی طرف رجوع شروع کردیا۔ صدرالدین محمد بن عمر بن مکی العثمانی سے سب سے پہلے دارالحدیث میں صحیح مسلم کا سماع کیا، اس کے بعد باقاعدہ اِہتمام کے ساتھ علم قراءات کی تعلیم شیخ القراء جمال الدین اَبی اِسحاق ابراہیم بن داوٗد العسقلانی الدمشقی المعروف الفاضلی رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ یہ اِمام سخاوی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ اِس کے علاوہ اِمام ذہبی رحمہ اللہ نے جمال الدین ابراہیم بن غالب شاور البدوی الحمیری رحمہ اللہ سے اور اَبی عبداللہ بن جبرئیل المصری رحمہ اللہ سے علم قراءات پڑھا اس کے علاوہ دیگر بہت سارے شیوخ سے علم قراءات میں اِجازے حاصل کئے۔

علم قراءات میں متفق ہونے کے بعد شیخ محمد بن عبدالعزیز الدمیاطی رحمہ اللہ نے اُنہیں اپنی جگہ جامع الاموی میں مسندِ تدریس پر بٹھا دیا۔

علم قراءات میں دسترس حاصل کرنے کے بعد اِمام ذہبی رحمہ اللہ حدیث اور علوم حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فن کے ماہرین کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے جن میں اَبی حفص عمر بن عبد المنعم ابن القواس، ابی الفضل اَحمد بن ہبۃ اللہ بن عساکر، یوسف بن اَحمد الغسولی، اسی طرح مصر میں ابی العباس اَحمد بن محمد بن عبداللہ الحلبی المعروف بابن الطاہری، ابی المعالی احمد بن اسحاق الاہرقوہی، ابن دقیق العیدابی الفتح محمد بن علی، شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی، تاج الدین ابی الحسن علی بن حمد بن عبدالمحسن الہاشمی الغرافی، اسی طرح بعلبك میں تاج الدین عبدالخالق بن عبدالسلام البعلبکی حلب میں مستقر بن عبداللہ الزینی بعلبك میں زینب بنت عمر الکندیہ نے بھی حدیث میں اِستفادہ کیا، نابلس میں عماد الدین عبدالحافظ بن بدران النابلسی مکہ میں فخر الدین اَبی عمرو عثمان بن محمد التوزی رحمہ اللہ سے بھی اِستفادہ کیا ہے۔

اِمام ذہبی رحمہ اللہ حدیث، علوم حدیث، قراءات، علوم قرآن، تاریخ، عقائد، تراجم اور دیگر بے شمار علوم میں ماہر تھے انہوں نے ان جمیع علوم میں تقریباً دوسو کتب تحریر کی ہیں جن کی تفصیلی فہرست الدکتور طیالسی رحمہ اللہ نے معرفۃ القراء کے شروع میں ذکر کی ہے۔

اِمام ذہبی رحمہ اللہ نے مطالعہ کی اس قدر زیادتی کی اور اس قدر علمی کام کیا کہ اواخر عمر میں اپنی بینائی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ اِمام ذہبی رحمہ اللہ کے معروف تلمیذ تاج الدین السبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’آپ بروز سوموار ۳؍ذیقعدہ ۷۴۸ ہجری میں مدرسہ اُم صالح کے ایک ہال میں اللہ کو پیارے ہوئے۔‘‘ رحمہ اللہ

الشیخ شہاب الدین ابوشامۃ رحمہ اللہ

اِسم گرامی ابومحمد عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن ابراہیم بن عثمان بن ابی بکر بن عباس المقدسی الدمشقی الشافعی۔

آپ بہت بڑے مقری، ماہر لغت واعراب، عظیم محدث، نابغۂ روزگار، فقیہہ اور مایہ ناز مؤرخ تھے۔ آپ ۵۹۹ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ اَوائل عمری ہی میں آپ نے قراءات پڑھنا شروع کر دیں اور بہت جلد تکمیل فرمالی۔ آپ نے جلیل القدر قراء و محدثین کے سامنے زانوائے تلمذ طے کئے جن میں الشیخ علم الدین السخاوی رحمہ اللہ تلمیذ اِمام شاطبی رحمہ اللہ، اِمام ابوالقاسم بن عیسیٰ رحمہ اللہ، داؤد بن ملاہب رحمہ اللہ، اَحمد بن عبداللہ السلمی رحمہ اللہ اور الشیخ مؤفق الدین المقدسی رحمہ اللہ شامل ہیں۔

آپ اِبتداءً علم قراءات ولغت کی طرف ہی اپنی توجہ مرکوز کئے ہوئے تھے۔ طلبِ حدیث کا شوق تقریباً چالیس سال کی عمر میں ہوا لہٰذا سب سے پہلے آپ نے محدث ابی اسحاق بن الخشوعی سے سماع کیا۔ فقہ میں آپ نے فخر بن عساکر رحمہ اللہ، ابن عبدالسلام رحمہ اللہ، سیف الآمدی رحمہ اللہ اور موفق الدین بن قدامہ رحمہ اللہ سے تحصیل علم کیا۔

آپ سے علم قراءات الشیخ شہاب الدین حسین بن الکفری رحمہ اللہ، محمد بن موفق اللبان رحمہ اللہ، شیخ شرف الدین اَحمد بن سیاح الفزاری رحمہ اللہ اور اِبراہیم بن فلاح الاسکندرانی رحمہ اللہ نے حاصل کیا۔

آپ کے مناقب میں منقول ہے کہ یکتائے روزگار عالم تھے اور آپ نے کئی علوم میں کتب تصنیف فرمائیں ہیں۔ آپ بے حد فہیم، طبعاً منکسر المزاج اور تکلفات کے قائل نہ تھے۔

- تاج الدین الفزاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’شیخ شہاب الدین ابوشامہ مجتہد کے درجہ پر فائز تھے اور بعض اَوقات اَشعار بھی کہا کرتے تھے۔ مختصر یہ کہ آپ کے زمانہ میں اَمانت و دیانت اور عفت و پاکدامنی میں آپ کا مثل کوئی نہ تھا۔ آپ کے علمی رُسوخ کا یہ حال تھا کہ آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالحدیث الاشرفیہ میں تمام عمر تدریس کی مسند صدارت پر فائز رہے اور یہ وہ اعلیٰ منصب تھا کہ جس کے آپ کے بعد امام نووی رحمہ اللہ مستحق ٹھہرے۔"

آپ نے کئی کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے چند اَشہر یہ ہیں۔ شرح کبیر علی حرز الأمانی، اَبراز المعانی عن حرزالأمانی، کتاب الرّد الی الأمر الاوّل، اختصار تاریخ دمشق، کتاب فی المبعث، کتاب فی الاسراء، کتاب الروضتین فی الدولتین، النوریه والصلاصیة، الذیل علی ذلك، کتاب اِنکار البداع.

آپ کو ۱۹ رمضان المبارک ۶۶۵ھ کو شہید کردیا گیا۔ إنالله وإنا إلیه راجعون۔

امام ابی عبداللہ رحمہ اللہ المعروف بشعله

اِمام ابی عبداللہ محمد بن اَحمد بن حسن الموصلی المقري الحنبلي المعروف بشعله۔ ۶۲۷ ہجری کو اپنے آبائی شہر موصل میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک صالح، زَاہد کامل عارف اِنسان تھے۔ آپ نے علوم قراءات چھوٹی عمر میں سیکھ لیے تھے۔ لغہ عربیہ میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔

- امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الشیخ الموصلی ایک محقق فاضل اور علم قراءات میں ماہر تھے۔ علم نحو میں آپ کی نظیر نہ تھی۔ آپ کے اُستاد شیخ اَبوالحسن فرماتے ہیں کہ ایک روز ابوعبداللہ میرے قریب سو رہے تھے کہ اچانک بیدار ہوئے اور کہنے لگے کہ مجھے ابھی خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے ہیں اور میں نے ان سے علم کی دعا چاہی ہے اور آپ نے مجھے ایک کھجور کھلائی اسی وقت سے اللہ رب العزّت نے میرے اُوپر تمام علوم کے دروازے کھول دیئے۔"

آپ رحمہ اللہ نے قصیدہ شاطبیہ کی ایک بہت ہی عمدہ شرح کنز المعانی فی شرح حرز الأمانی کے نام سے تحریر فرمائی ہے جو کہ اَہل علم کے ہاں بہت ہی مقبول ہے۔

آپ ماہ صفر ۶۵۶ ہجری کو اس دنیا عارضی کو چھوڑ کر اَبدی کائنات کی طرف سدھار گئے۔

علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ

آپ کا اِسم شریف ابوالفضل عبدالرحمٰن بن الکمال بن اَبی بکر بن محمد بن سابق الدین بن الفخر بن عثمان بن محمد بن خضر بن اَیوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ ہمام الدین الهمام الخضری الأسیوطی ہے۔ آپ یکم رجب ۸۴۹ھ بروز اِتوار بعد نماز مغرب قاہرہ میں پیدا ہوئے۔

جب اِمام سیوطی رحمہ اللہ کی عمر صرف پانچ سال تھی تو آپ کے والد وفات پا گئے۔ اِس وقت آپ نے سورۃ تحریم تک حفظ کیا تھا۔ اس کے بعد آپ یتیمی کی حالت میں پلے بڑھے۔ آپ کے والد نے 'فتح القدیر' کے مصنف کمال بن ہمام کو اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کی تربیت اور سرپرستی کی وصیت کی۔

آپ ابھی آٹھ سال کے تھے کہ مکمل قرآن کریم حفظ کر لیا۔ اس کے بعد العمدۃ، المنهاج الفقهي، المنهاج الأصولی اور ألفیة ابن مالك حفظ کیے۔ آپ نے حصولِ علم کے لیے شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب اور بہت سے مصری شہروں کا سفر کیا۔ اِنہی اَسفار کے دوران آپ حج کی سعادت سے بھی فیض یاب ہوئے۔ زمزم پیتے ہوئے آپ نے جو دعائیں کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اللہ مجھے علم حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ میں اپنے اُستاد شیخ سراج الدین بلقینی رحمہ اللہ جیسا بلند مرتبہ عطا فرما۔

فنون اور بہت سے علوم میں رتبۂ اِمامت کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی کتاب 'حسن المحاضرۃ' میں ذکر کیا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بالخصوص سات علوم 'تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں بہت زیادہ معلومات دی ہیں۔

آپ اپنی کتاب 'الرد علی من أخلد إلی الأرض' میں رقمطراز ہیں:

''روئے زمین پر مشرق سے مغرب تک خضر، قطب یا کسی ولی اللہ کے علاوہ حدیث اور عربی کا مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں۔''

اُن کا یہ دعویٰ عربی زبان کے بارے میں تو تسلیم کیا جا سکتا ہے البتہ حدیث کے بارے میں ان کا یہ دعویٰ غیر درست ہے، اِلا یہ کہ اس سے متونِ حدیث کا حفظ مراد ہو یا سخاوی کے علاوہ مراد ہو۔

نیز اُنہوں نے لکھا ہے کہ فقہ کے سوا باقی تمام فنون میں ان کے اَساتذہ میں سے بھی کوئی ان کے ہم پلہ نہیں ہے البتہ فقہ میں ان کے شیخ کی معلومات وسیع اور زیادہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا آپ نے خود ذکر فرمایا ہے کہ مجھے دو لاکھ اَحادیث زبانی یاد ہیں۔

آپ نے قصبہ رضوان میں باب فرویلہ کی جانب پہلے خیمہ میں واقع جامع الکردی کی جگہ موجود مدرسہ محمودیہ کے کتب خانہ سے خوب اِستفادہ کیا۔ یہ مدرسہ مصر کے شاندار مدارس میں شمار ہوتا ہے۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ کو ملکہ اِجتہاد اور اس کی تمام ضروری معلومات حاصل تھیں۔ آپ اپنی کتاب 'حسن المحاضرۃ' اور 'مسالك الحنفاء' میں لکھتے ہیں:

''میں اگر ہر مسئلہ کے متعلق نقلی، عقلی دلائل، اس کے اصول واعتراضات مع جوابات، اس بارے میں مختلف مذاہب کے اختلاف اور ان کے مابین موازنہ وغیرہ کے بارے میں رسالہ لکھنا چاہوں تو اپنی قوت یا طاقت سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل اور توفیق سے لکھ سکتا ہوں۔''

آپ کے مشہور اَساتذہ میں سراج الدین البلقینی، شہاب الدین الشارمساحی رحمہ اللہ، الشرف المناوی ابوزکریا یحییٰ بن محمد رحمہ اللہ، شیخ محی الدین محمد بن سلیمان رومی حنفی رحمہ اللہ، جلال الدین المحلی رحمہ اللہ، اَحمد بن اِبراہیم حنبلی رحمہ اللہ، البرہان ابراہیم بن عمر البقاعی رحمہ اللہ اور الشمس السیر امی رحمہ اللہ شامل ہیں۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے علوم قرآن، تفسیر اور قراءات کے موضوع پر درجنوں کتب تحریر کیں ان میں سے مشہور اور چنیدہ کتب یہ ہیں:

الإنصاف في تمييز الأوقاف . . شرح حرز الأماني ووجه التهاني . . الإتقان في علوم القرآن . . لباب النقول في أسباب النزول . . الدر المنثور في التفسير بالمأثور . . أسرار التأويل . . تناسق الدرر في تناسب الآيات والسور . . متشابه القرآن . . تكملة تفسير الجلالين . . الألفية في القراءات العشر .

اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے ۱۹ ر جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ جمعہ کی رات سات روز تک بائیں بازو کے شدید ورم میں مبتلا رہنے کے بعد اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے وفات کے وقت سورۃ یٰسین کی خود تلاوت فرمائی۔ آپ کی نماز جنازہ الروضہ کی جامع الشیخ اَحمد اباریقی میں شعرانی نے پڑھائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ